گونگے شخص کے ذبیحہ کا حکم

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3093

تاریخ اجراء: 16 ربیع الاول 1446ھ / 21 ستمبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا گونگا مسلمان شخص مرغی ذبح کرسکتا ہے؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! گونگا مسلمان شخص مرغی وغیرہ جانور ذبح کرسکتا ہے، جبکہ رگیں ٹھیک طرح کاٹ سکتا ہو۔ المبسوط للسرخسی میں ہے "(وذبيحة الأخرس حلال مسلما كان، أو كتابيا)؛لأن عذره أبين من عذر الناسي. فإذا كان في حق الناسي تقام ملته مقام تسميته ففي حق الأخرس أولى. "ترجمہ: اور گونگے کا ذبح کیا گیا جانور حلال ہے، چاہے گونگا مسلمان ہو یا کتابی، کیونکہ اس کا عذر، بھولنے والے کے عذر کے مقابلے میں زیادہ واضح ہے۔ پس جب بھولنے والے کے حق میں اس کے مذہب کو اس کی تسمیہ کے قائم کیا جاتا ہے تو گونگے کے حق میں تو بدرجہ اولی کیا جائے گا۔ (المبسوط للسرخسی، کتاب الذبائح، ج 12، ص 05، دار المعرفة، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "جن، مرتد، مشرک، مجوسی، مجنون، ناسمجھ اور اس شخص کا جو قصدا تکبیر ترک کرے ذبیحہ حرام و مردار ہے۔ اور ان کے غیر کا حلال جبکہ رگیں ٹھیک کٹ جائیں، اگرچہ ذابح عورت یا سمجھ والا بچہ یا گونگا یا بے ختنہ ہو۔" (فتاوی رضویہ، ج 20، ص 242، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (سال وفات: 1367ھ) "بہارِ شریعت" میں لکھتے ہیں: "گونگے کا ذبیحہ حلال ہے اگر وہ مسلم یا کتابی ہو۔" (بہار شریعت، ج 3، حصہ 15، ص 316، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم